نگاہ اولین

دفعہ انسداد دہشت گردی کی یرغمالی کا المیہ امن وامان کے لیے چیلنج

مدیر تحریر

8 جنوری 2005ء کو گلگت میں وقوع پذیر ہونے والے حادثے کے نا کردہ ردِ عمل کے ضمن میں 13 جنوری کو بلتستان کے شہر سکردو اور چھلو میں رونما ہونے والی فرقہ وارانہ دہشت گردی کے ضمن میں جن دہشت گردوں کو پکڑ لیا گیا تھا' وہ ہزاروں دہشت گردوں میں سے چند ایک تھے، باقی بڑی بڑی مچھلیاں پکڑی نہیں گئیں اور وہ محرکین جن کے ہاتھوں میں زمامِ فتنہ وفساد تھا' منظر عام پر نہ لائے جاسکے۔

بہر حال بعد از خرابی بسیار امن بحال کرنے کی خاطر سکیورٹی چوکس کر دی گئی اور پورے شمالی علاقہ جات میں انسداد دہشت گردی کا دفعہ لاگو ہو گیا، جس سے علاقے میں ظلم وبربریت اور دہشت گردی کا شکار بننے والے اہل سنت والجماعت کے متاثرین کی ڈھارس بندھی کہ اب کی دفعہ شرپسندوں کو اپنے کیے کی کچھ سزا بھی ملے گی، جو کہ مستقبل میں امن وامان برقرار رکھنے میں مدومعاون ثابت ہو سکے گا۔

جبکہ ماضی میں ایسے مواقع پر کچھ بھی باز پرس نہیں ہوا کرتی تھی، بلکہ الٹا دلجوئی اور حوصلہ افزائی کی پالیسی اپنائی جاتی تھی یوں: ''گھر کے اندر بلی بھی شیر ہوا کرتی ہے۔'' کے مصداق سارے دہشت گرد شیر بن کر دندناتے پھرتے تھے: ''ہے کوئی مائی کا لال' جوان ببر شیروں پر ہاتھ اٹھانے کی جرأت کرے!!''

ایسے میں ان پر **انسدادِ دہشت گردی** کے دفعے کا لاگو ہونا ایک مستحسن اقدام تھا۔ مگر چند ماہ بعد اوائلِ جون 2005ء میں بغیر کسی قانونی چارہ جوئی اور اظہارِ وجوہ کے محض آپس کی ریشہ دوانیوں اور سرکاری وسیاسی محلاتی سازشوں کے بل بوتے پر دفعہ مذکورہ اٹھا لیا گیا۔ یوں قانون کی دھجیاں خود قانون کے محافظوں کے ہاتھوں بکھیر دی گئیں!!

دہشت گردی کا دفعہ اٹھائے جانے کی یہ کارروائی **''دہشت گردی''** کو **''فرقہ وارانہ''** سے نکال کر **''ریاستی''** بنانے کی واضح ترین مثال ہے۔ جبکہ اس **بھیانک منظر کا پس منظر** اس سے بھی زیادہ ہولناک ہے۔

دراصل انہی دنوں میں گوانتانا مو کے بدنام زمانہ عقوبت خانوں میں **صلیبی جنگ** کے برسرِ پیکار فوجیوں کے ہاتھوں **قرآن پاک کی بے حرمتی** کے واقعات عالمی میڈیا پر نمودار ہوئے۔ چونکہ نائن الیون کی صیہونی سازش کے نتیجے میں **''انسداد دہشت گردی''** کا عالمی منشور حالیہ صلیبی جنگ کا وہ **اہم ترین ہتھیار** ہے' جسے صلیبی وصیہونی ممالک کے حکم پر صرف مجاہدین اسلام

کی سرکوبی کے لیے بنایا گیا تھا۔ اس لیے ہماری موجودہ ''روشن خیال'' حکومت نے یہ باور کرلیا کہ صلیبی افواج پر قرآن پاک کی بے حرمتی کا فرد جرم عائد ہونے کے بعد بلتستان کے ان مذہبی انتہا پسندوں پر ''انسداد دہشت گردی'' کا نفاذ اس قانون کی **''روح** کے منافی ہے۔ پس صلیبی فوجیوں کے ساتھ اشتراک عمل کی وجہ سے سکردو اور خپلو کے ملزموں پر بھی **''انسداد دہشت گردی ایکٹ** کا نفاذ غلط قرار پایا۔

تقدسِ قرآن کے دعویداروں کی نظر میں لوگوں کے ہاتھوں بنایا گیا کوئی بھی قانون سقم سے مبرا نہیں۔ اور اس وقت پاکستان کی عدلیہ بھی آزادی کی نعمت سے محروم ہے۔ ویسے بھی قانون پر عملدرآمد سے زیادہ قانون کو اپنے اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرنے کا رجحان اثر ورسوخ والوں میں عام پایا جاتا ہے۔ پھر بھی قانون کا احترام کرنا ہر پاکستانی کے لیے ضروری ہے۔ مگر یہاں تو کسی قانون کا سہارا لیے بغیر ہی ''اوپر'' کے آرڈر پر مجرموں کی عزت افزائی کی گئی۔ آناً فاناً سب ''باعزت'' بری ہو گئے جیل کے اندر ''جھاڑو'' پھیر دیا گیا اور امن پسندوں کی امیدوں پر ''پانی''۔ اب دہشت گردی کے خطرے کی گھنٹی پھر بجنے لگی ہے۔ اپنے حلقوں میں دہشت گرد ''مجاہدین'' اور ''غازی'' کہلانے لگے ہیں۔ انہوں نے کسی محاذ پر جاکر کافر دشمن سے جنگ نہیں لڑی تھی، بس فریق مخالف کے تعلیمی اداروں اور مقدس کتابوں کو نذر آتش کردیا تھا اور مساجد کی بےحرمتی کرنے کی خدمت انجام دی تھی۔ بس اسی ایک ہی نقطے نے انہیں مجرم سے محرم کردیا۔

اسی طرح گورنمنٹ کی طرف سے بے اعتنائی کا یہ حال ہے کہ تادمِ تحریر قرآن پاک و مقدس دینی کتب، مدارس ومساجد اور پرائیویٹ لوگوں کے نقصانات کے ازالے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جارہی ہے۔ اگر یہاں کے اکثریتی فرقے کا نقصان ہوا ہوتا تو مجال نہ تھی کہ چنداں دیر لگائی جاسکے۔ یہاں تو سات ماہ بیت چکے ہیں کہ کوئی پرسانِ حال نہیں۔ اور دینی مراکز اور متاثرہ تعلیمی وتجارتی ادارے تاحال 13 جنوری کا دلدوز منظر پیش کرتے ہوئے فرقہ وارانہ کشیدگی کو ہوا دے رہے ہیں۔

مقامی انتظامیہ سے وزارت امور کشمیر وشمالی علاقہ جات تک کے سبھی اہلکار یہاں کے سیاسی وگروہی لیڈروں کی ملی بھگت سے معاملات کو سلجھانے کے بجائے الجھانے میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس قسم کے حساس مسائل کو فوری طور پر حل کرنے کی کوشش کی جاتی، مگر حکومت فرقہ واریت کے خلاف بلند وبانگ دعوؤں کے باوجود فرقہ وارانہ کشیدگی کو پروان چڑھانے کی کوشش کرتی نظر آتی ہے۔ جبھی تو ان فرقہ پرست انتظامی افسروں کی ناز برداری کی جارہی ہے۔

یہ سب ہماری تمام تر صلح کن اور امن پرور پالیسی کو چیلنج دے رہے ہیں۔ ہم لوگ جماعتی سطح پر انہی مسائل کے سلسلے میں سیاسی، عسکری اور انتظامی ذمہ داران سے ملنے کے خواہاں ہوتے ہیں تو بسا اوقات ملاقات سے ہی کترانے کی کوشش کرتے ہیں۔

کتنے ہیں سنگ دل جو لوگوں پہ جفا کرتے ہیں !
پوچھے کوئی ان سے تو کہتے ہیں وفا کرتے ہیں

اگر کسی دور دراز مقام پر کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آ جائے تو بڑے بڑے مذہبی و سیاسی لوگ بھی اخباری بیانات کے ذریعے ہماری جماعتوں کے سرتھوپنے کی یک طرفہ کوشش کرتے ہیں، جبکہ قرآن پاک کی بے حرمتی کے مرتکب دہشت گردوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے سلسلے میں انہیں ایک لفظ تک بولنے کی توفیق نہیں ہوتی ۔ بلکہ اس واضح حقیقت کو جھٹلانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ پاک ہی خوب جانتا ہے کہ شمالی علاقہ جات کے اہل سنت والجماعت کی آزمائش کا سلسلہ کب تلک جاری رہے گا بہرحال ہمیں جذباتیت سے ہٹ کر مثبت سوچ کے ساتھ ان چیلنجوں کا مقابلہ کرنا ہے، توفیق اسی ذات واحد کے ہاتھ میں ہے۔

عرفی تو میندیش زغوغائے رقیباں آوازِ سگاں کم نہ کند رزقِ گدا را

قرآن پاک، اسلامی مدارس اور مساجد کی حرمت پامال کرنے کی یہ اسلام دشمن و ملک دشمن کارروائیاں اگر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے 90 فیصد اہل سنت کے علم میں لائی جاتیں تو پورا ملک کس قدر اشتعال میں آتا؟! انتقامی کارروائی کے طور پر کیا کچھ نہ ہوتا؟!!

لیکن ملکی سلامتی، قومی اتفاق اور مذہبی رواداری' ان مذہبی انتہا پسند دہشت گردوں پر جس قدر گراں ہے' ہم دہشت زدہ مظلوموں کے لیے اسی قدر عزیز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اسی متاعِ عزیز کی خاطر اور "**تحریک حرمت قرآن**" کی توجہ اصل دشمنوں تک مرکوز رکھنے کے لیے اپنے طلاطم خیز جذبات کو دبا کر کسی بھی قسم کی اشتعال انگیزی پھیلانے سے تاحال اجتناب کیا ہے۔ اور جہاں کہیں جماعتی سطح پر رابطہ بھی ہوا' ہم نے ہمیشہ امن وامان برقرار رکھنے کی اپیل ہی کی ہے۔

ان حالات کے تناظر میں ہم اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے باشندگان حکومت کے ان غیر قانونی اقدامات کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ ہمارے احتجاج کا واحد مقصد علاقے میں امن وامان اور ہر فرقے کا جانی و مالی تحفظ اور آئندہ کے لیے دہشت گردانہ جرائم کی روک تھام ہے۔ دہشت گرد کا تعلق جس فرقے یا گروہ سے بھی ہو' اس پر جزا و سزا کا قانون لاگو ہونا چاہیے ۔ اس عادلانہ نظام کے علاوہ جو بھی پالیسی اختیار کی جائے' پہلے کبھی کامیاب ہوا ہے اور نہ اب کامیابی اس کے قدم چومے گی۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ تمام اسلامیان پاکستان خصوصاً حکمران طبقے اور عدلیہ کے پائے استقلال کو لغزش سے بچائے اور اہل وطن کو ہمہ جہتی آزمائشوں میں سرخ رو ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین